بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم پنجشنبہ

ترسیل زر اور اطلاعات امور متعلقہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

جلد ۳۰ | ۲ ماہ شہادت ۱۳۲۱ھش | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | ۲ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کھانسی کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں ؛

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کو بخار۔ متلی اور سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب لاہور تشریف لے گئے ہیں ؛

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آپ کے ورم میں تخفیف ہے۔ اور طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ ؛

مولوی محمد احمد صاحب ویروووال سے اور مولوی سید اعجاز احمد صاحب آنبہ سے واپس آئے ؛

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی مُبارک تحریک

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کی مبارک تحریک کا آغاز اس وقت فرمایا۔ جب ایک فتنہ پرداز اور شرافت سے عاری طبقہ نے ہندوستان کی دو بڑی قوموں یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں میں کشیدگی پیدا کرنے کے لئے انتہائی جد وجہد شروع کر رکھی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات کے خلاف پے در پے نہایت گندی اور دل آزار تحریریں شائع کی جاتی تھیں قانون بے بس تھا۔ اور مسلمانوں میں انتہا درجہ کا غم و غصہ پایا جاتا تھا۔ جس میں روز بروز اشتعال انگیزی کے ذریعہ اضافہ کیا جاتا تھا۔ اس وقت قریب تھا۔ کہ ہندو مسلمانوں میں منافرت کی اتنی بڑی خلیج حائل ہو جائے۔ جو کبھی عبور نہ کی جا سکے۔ اور ہندوستان کی دو قومیں جن کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایک دوسری سے بالکل کٹ جائیں ؛

ایسے نازک وقت میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ تجویز فرمائی۔ کہ ایک مقررہ دن تمام ہندوستان میں ایسے جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح اور مستند سوانح حیات بیان کئے جائیں۔ اور سامعین پر واضح کیا جائے۔ کہ آپ کی ذات بابرکات تمام بنی نوع انسان کے لئے کس قدر فیض رسان اور بابرکت ہے ؛

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی تجویز فرمائی۔ کہ ایسے جلسوں میں نہ صرف غیر مسلموں کی شرکت کا خاص اہتمام کیا جائے بلکہ یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ حق پسند اور اہل علم غیر مسلم اصحاب سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر تقریریں کرائی جائیں۔ تاکہ غیر مسلم سامعین ان سے خاص طور پر متاثر ہوں ؛

یہ تحریک کئی سال سے جاری ہے۔ ہر سال جماعت احمدیہ نہ صرف تمام ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسے منعقد کرتی ہے۔ جن میں اعلےٰ پایہ کے غیر مسلم اصحاب بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہندو مسلم تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے یہ بہترین تجویز ہے۔ اور فی الواقعہ اس سے بڑھ کر باہمی اتحاد و اتفاق کی تجویز اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کو نہ صرف اپنے دلوں میں قائم کیا جائے۔ بلکہ علے الاعلان پبلک میں اس کا اظہار بھی کیا جائے۔ اور دوسروں کو ایسا ہی کرنے کی تحریک کی جائے ؛

اس مُبارک تحریک کے اثرات اور نتائج سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کے خاص منشاء کے ماتحت اہل ہند کی بہتری اور بھلائی کے لئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دل میں ڈالی گئی۔ اور خدا تعالےٰ اسے روز بروز زیادہ سے زیادہ مؤثر و نتیجہ خیز بنا رہا ہے۔ ایک عام رو ایسی چل پڑی ہے۔ کہ نہ صرف قریباً ہر مقام کے مسلمان اس میں کسی نہ کسی طریق سے شریک ہوتے ہیں بلکہ غیر مسلم بھی حصہ لے رہے ہیں۔ اب کے چونکہ سیرت النبی کے جلسوں کی تاریخ میلاد النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاریخ کے اتفاقاً بالکل قریب تھی۔ اس لئے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی۔ کہ اکثر مقامات پر مسلمانوں نے میلاد النبیؐ کے موقعہ پر نہایت اچھے انتظام سے جلسے منعقد کئے۔ اور ان میں سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اہل علم اصحاب نے تقریریں کیں۔ اور مسلمانوں کو ہادیٔ برحق کے ایمان افروز حالات سے آگاہ کیا۔ اس قسم کے جلسوں میں اگر اتنا اضافہ اور کر لیا جائے۔ کہ ان میں جو تقریریں کی جائیں ان کے سُننے کے لئے صلائے عام دی جائے۔ ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو مدعو کیا جائے۔ اور انہیں عزت و توقیر کے ساتھ تقریریں سُننے کا موقعہ دیا جائے۔ تو بہت ہی اچھا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالےٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ کا فیض تمام دُنیا کے لئے اور ہر انسان کے لئے عام ہے۔ آپ ان صفات اور برکات کا مجموعہ ہیں۔ جن کی مثال اور کہیں نہیں پائی جاتی۔ پھر آپ کے مبارک حالات کیوں ہر انسان کو نہ سُنائے جائیں۔ اور کیوں ہر ایک کے لئے فیض پانے کا موقعہ بہم نہ پہونچایا جائے۔ پس میلاد النبیؐ کے جلسوں میں جہاں اور کئی ایک مفید اور مناسب اصلاحیں کی گئی ہیں۔ وہاں یہ انتظام بھی ضرور ہونا چاہیئے۔ کہ ان میں شریک ہونے کی دعوت عام ہو۔ اور غیر مذاہب کے لوگوں کو خصوصیت سے پیش نظر رکھا جائے ؛

اس سے بھی بڑھ کر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کی تحریک کا جو خوشکن اثر خیال کیا جا سکتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ نام دھاری دربار کے جنرل سکرٹری سردار آتما سنگھ صاحب نے اپنے فرقہ کو اپنے گورو ست گورو پرتاپ سنگھ صاحب کا یہ پیغام دیتے ہوئے کہ ان کا فرقہ اس دفعہ ۳۰ مئی کو میلاد النبی کی تقریب منائیگا کہا: "اگر ہم فی الواقعہ مضطرب ہیں۔ کہ مصائب و آلام کا خاتمہ کر کے بنی نوع انسان کو تباہی و بربادی سے محفوظ کریں۔ تو اس کا حقیقی علاج ہمیں صرف پیغمبر اسلام اور دیگر سنات دہندوں کی تعلیم میں مل سکتا ہے"۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے سردار صاحب موصوف نے کہا: یہ علاج اس سنہری اصل میں مستتر ہے جو ان بزرگان دین نے بایں شان وضع کیا ہے کہ خدا محبت ہے۔ اور محبت خدا ہے۔ اب ہمیں چاہیئے

کہ ہم تمام ہی نوع انسان کو بلا امتیاز مذہب وملت ایک برادری اور ایک قبیلہ یقین کریں یہی وہ ایک اصل اور علاج ہے۔ جو روئے زمین کی تمام وکمال جنگوں کو آنِ واحد میں آج ختم کر سکتا ہے۔"

سردار صاحب موصوف نے اپنے گورو صاحب کے حکم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے فرقہ کے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ فرقہ وارانہ جذبات کو یکسر کچل دیں۔ اور متفق ومتحد ہو کر اپنے گرو کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے تمام ہندوستان میں پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یوم ولادت خوب دھوم دھام سے منائیں۔"

ہم نام دھاری سکھوں کے گورو صاحب کی خدمت میں ان کے اس اعلان پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید کرتے ہیں۔ کہ اس تحریک کو وہ ہر سال زیادہ سے زیادہ وسعت دیتے جائیں گے۔ اور ان کے پیرو کوشش کریں گے۔ کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت آپ کی تعلیم اور آپ کی اعلیٰ صفات کے متعلق صحیح واقفیت حاصل کریں۔

دراصل ایک غیر مسلم فرقہ میں یہ تحریک پیدا ہونا نتیجہ ہے اس مبارک کوشش کا جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ صفات سے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ غیر مسلموں کو بھی روشناس کرنے کے متعلق کی۔ کجا تو وہ وقت کہ غیر مسلموں کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان پاک کے خلاف نہائت گندے اور دلآزار رسالے اور کتابیں شائع ہو کر مسلمانوں کے لئے رنج والم کا باعث بنتی تھیں۔ اور کجا یہ حالت کہ چند ہی سال کے عرصہ میں نہ صرف غیر مسلموں میں سے ہزارہا تعلیم یافتہ اور اعلیٰ پایہ کے انسان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ صفات کے معترف ہو گئے۔ بلکہ سکھوں کے ایک فرقہ کے لیڈر نے اپنے پیروؤں کو پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم ولادت منانے کا حکم دیا۔ جس کے لئے تمام مسلمانوں کو ان کا شکرگزار ہونا چاہیئے۔

لوائے احمدیت

(ایک احمدی نوجوان کا ترانہ)

اے لوائے احمدیت قوم احمد کے نشاں
مرد وزن پیر وجواں
قومِ احمد سے ہوں مَیں محمود ہے سالارِ قوم
اسے میرے قومی نشاں
اے خدا کی ایک چھوٹی سی جماعت کے علم
آکے پائیں گے اماں
نور افشاں ہونگے عالم پر ترے بدر وہلال
جلوہ گاہِ قدسیاں
لے کے جاؤنگا میں دُنیا کے کناروں تک تجھے
کاٹ کر کوہِ گراں
عہد یہ کرتا ہوں میں جب تلک ہے میرے تن میں جاں
اسے میرے قومی نشاں

تجھ پہ کٹ مرنے کو ہیں تیار تیرے پاسباں
تجھ پر قرباں یہ گروہ عاشقاں
میرا مسلک صلحِ کل میرا وطن دارالاماں
دوش پر لونگا میں ہر بارِ گراں
تیرے سائے کے تلے آئیں گے شاہانِ جہاں
ہے یہ تقدیرِ خدائے دوجہاں
اور یہ مینارِ بیضا ہوگا ہر سو ضوفشاں
ایک دن بن جائیگا سارا جہاں
مشکلیں اس راہ کی مجھ پہ اگرچہ ہیں عیاں
چیر کر جاؤنگا بحرِ بیکراں
سرنگوں ہونے نہ دونگا تجھ کو زیرِ آسماں
اے لوائے قادیاں دارالاماں

—— عبدالمنان ناہید ——

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نفسانی جذبات پر موت وارد کرو

"چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو۔ کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقوےٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے۔ جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے۔ جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ۔ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہونچا سکے گا۔" (الوصیت)

لنڈن کا تار

لنڈن ۲۹ مارچ۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ:-

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو تار مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کو بھجوایا تھا۔ اس کی رسیدگی کی اطلاع مسٹر چرچل نے شکریہ کے ساتھ دی ہے۔

چند انگریز نوجوان اسلامی تعلیم کا بڑے شوق سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں حق قبول کرنے کی سعادت بخشے آمین

لجنات اماء اللہ کی فوری توجہ کے قابل

بائیسویں مجلس مشاورت کا ایجنڈا لجنات کی خدمت میں بھیجا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ اس کے متعلق لجنات نے مشورہ کر کے آرا معلوم کر لی ہونگی۔ اگر ابھی تک ایسا نہیں ہوا تو براہ کرم فوری طور پر اجلاس کر کے ہر ایک لجنہ اپنی آراء پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پتہ پر بھجوا دیں۔ تاکہ حسب موقعہ مجلس مشاورت منعقدہ ۳-۴-۵ اپریل ۱۹۴۲ء میں پیش کی جا سکیں۔ ان اطلاعات کا ۳ر اپریل کی شام تک قادیان پہونچ جانا ضروری ہے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

مرکزی اسمبلی کے "قاضی بل" کے خلاف احمدی جماعتوں کی متفقہ قرار دادیں

مرکزی اسمبلی نے جو مسودۂ قانون "قاضی بل" کے نام سے استصواب رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا ہے اس کے خلاف جن احمدی جماعتوں نے صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ہم مفصل ریزولیوشنز شائع کرنے سے معذور ہیں۔ (۱) محلہ دار البرکات قادیان (۲) محلہ دار الفضل قادیان (۳) انبالہ شہر (۴) پٹیالہ (۵) ڈسکہ (۶) شاہدرہ (۷) مہت پور و منصور پور (۸) دنجوال (۹) گنج (۱۰) چک ۷۱ جنوبی ضلع سرگودہا (۱۱) کریام (۱۲) اٹھوال (۱۳) مدرسہ واکال گڑھ (۱۴) مونگ ضلع گجرات

ایک سیاسی لیکچر کے متعلق اعلان

سر سٹیفورڈ کرپس نے ہندوستان کے آئندہ آئین کے متعلق جو سکیم گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے پیش کی ہے۔ اس پر جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کل مورخہ یکم اپریل کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں تبصرہ فرمائیں گے۔ اور اس سکیم کے ماتحت ہندوستان کی پوزیشن کی وضاحت کرینگے۔ احباب بکثرت شامل ہو کر ممنون فرمائیں۔ سکرٹری مجلس اتحاد قادیان

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودہ جنگوں کے متعلق پیشگوئیاں

(۱۴)

یاجوجی جنگ میں ہمارا نصب العین

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قادیان

اللہ تعالیٰ نے موجودہ حالات میں ہمارا نصب العین معین کر دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ مدثر میں جہاں یاجوجی ہنگامہ آرائی کا بگل پھونکے جانے کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے:- وثیابک فطھر۔ اپنے دل کو دیکھ کہ وہ میلا ہے۔ اور لباس کو دیکھ کہ وہ گندا ہے۔ فطھر۔ انہیں پاک وصاف کر۔ والرجز فاھجر۔ ناپاک باتوں کو چھوڑ۔ ولا تمنن تستکثر۔ اور اس امر میں سست گام نہ ہو۔ کہ تم طاقت پکڑتے۔ اور روز بروز بڑھتے چلے جاؤ گے۔ ذرنی ومن خلقت وحیداً۔ مجھے اور جنہیں میں نے پیدا کیا ہے۔ اکیلا چھوڑ دو۔ میں خود ان سے نبرد آزمائی کروں گا۔ اور نپٹوں گا۔ پس خدائے قدوس کے اس ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ نے وہ راہ اختیار کی ہے۔ جس پر کہ وہ گامزن ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی ہمیں یہی فرمایا۔ فلو ترکہ لا نذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہٖ۔ اُسے اپنی حالت پر چھوڑ دینا بہتر ہوگا۔ خدا تعالیٰ خود اُسے اپنے ہاتھ سے ہلاک کرے گا۔ اور اپنے بھالے پر اُس کا خون دکھلائے گا۔ کہ میری جنگ یہ ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ تنبیہ اور قرآن مجید کا ارشاد ذرنی ومن خلقت وحیداً دونوں میں اس بات کی طرف کھلی کھلی راہ نمائی ہے کہ خدا تعالیٰ خود فتنہ برپا کرنے والے سے نپٹے گا۔

اور حضرت دانیال علیہ السلام نے بھی یہی بتایا تھا۔ کہ وہ بادشاہوں کے بادشاہ سے بھی مقابلہ کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوگا۔ پر بغیر وسیلے ہاتھ کے شکست پائے گا۔ (باب ۸: ۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی وحی کی:-

"میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ تمام دُنیا کے لئے نشان ہوگا۔ اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ کل الفتح بعدہ۔ مظھر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء۔ یہ نشان تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا۔ مظھر الحق۔ یعنی اس سے حق ظاہر ہو جائے گا۔ گویا خدا خود آسمان سے اُترے گا۔" (تذکرہ ۶۷۶)

نیز فرمایا:-

"خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے۔ کہ قرآن شریف خدا کی کتاب۔ اور میرے مونہہ کی باتیں ہیں۔" (تذکرہ ۵۸۴ و ۶۷۶)

پس جس بات کے کرنے کا ذمہ خود ہمارے خدا نے اُٹھایا ہے۔ ہم اپنی قوت اس کے لئے کیوں مفت میں ضائع کریں۔ اور ہم اس خط کشیدہ راہ سے کیوں ادھر اُدھر ہوں۔ جو خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء کی بتائی ہوئی راہ ہے۔ ہم معمار ہیں۔ اس "آسمانی بادشاہت" کے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ نیا آسمان ہوگا۔ اور نئی زمین ہوگی اور جس کے متعلق الہاماً اور کشفاً ہمیں بار بار وعدہ دیا گیا ہے (تذکرہ ص۲۶۵) کہ وہ آسمانی بادشاہت مسیحیت کے کھنڈرات پر ہمارے ہاتھوں سے قائم کی جانے والی ہے۔ پس ہم اُجڑی دُنیا کی رُوحانی تعمیر سے ہٹ کر ان باتوں میں کیوں اپنا وقت گنوائیں۔ جن باتوں کو قضائے آسمانی نے خود پورا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہر سُورۃ جس میں یاجوج ماجوج کے فتن کا ذکر ہے۔ اس میں بار بار ہمیں یہ تلقین کی گئی ہے۔ کہ اپنے تزکیۂ نفس کا فکر کرو۔ اور اس میں لگ جاؤ۔ اسی سے خدا تعالیٰ ایک ایسے نظام کا عالیشان محل کھڑا کرے گا۔ جس کا سنگِ بُنیاد مجمع البحرین پر رکھا ہُوا ہے۔ یعنی مادی اور روحانی برکات کے سمندر اس جا جمع ہیں۔ اور یہ کہ بھولی بھٹکی قومیں آخر تھک کر وہیں واپس لوٹیں گی۔ اس مجمع البحرین والے قصر کے ہم معمار ہیں۔ ہمیں دُنیا کے اس قصر براق سے کوئی سروکار نہیں۔ جو محض اپنے معماروں کے آتشکدہ بن گیا ہے۔

خرمنِ جہان میں ایک خوفناک آتش زدگی ہے۔ اور اس عالمگیر آتش زدگی کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ دُنیا کی سیاست یک چشم نے صرف ایک آنکھ سے انسان کو دیکھا ہے۔ اور دُوسری آنکھ بند کر رکھی ہے۔ اگر دونوں آنکھوں سے اپنی مادی اور روحانی ضرورتوں کا جائزہ لیا جاتا۔ تو یقیناً آج باس شدید والا جہنم نہ بھڑکتا۔ یہ جہنم اس لئے بھڑکا ہے (یحسب ان مالہ اخلدہ) یعنی سمجھا گیا ہے۔ کہ مال ہی ایک ایسی شے ہے۔ جو انسان کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھتی ہے۔ کلا۔ ایسا ہرگز نہیں لینبذن فی الحطمۃ اس غلط نظریہ کی وجہ سے وہ بھسم کرنے والے تنور میں پھینکا جائے گا۔ وما ادراک ما الحطمۃ۔ تمہیں کیا علم کہ یہ بھسم کرنے والا تنور کیا ہے۔ نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ یہ الٰہی آگ ہے۔ جو سینوں میں شعلہ زن ہوگی۔ اور دِلوں کو اپنی لپیٹ میں لے گی۔ انھا علیھم موصدۃ فی عمد ممددۃ۔ وہ آگ لوگوں کو گھیرے گی۔ اونچے اور پھیلے ہُوئے ستونوں میں بھڑکیگی۔

انہی سورتوں میں ایک دوسری جگہ فرماتا ہے نار حامیۃ یعنی وطیسھا لڑائی کی آگ ہے۔ جو شدّت سے بھڑکائی جائیگی۔ خدائے قدوس کے فرمودہ کا ایک ایک لفظ آج پیکرِ صداقت بن رہا ہے۔

پس سیاستِ یک چشم کی بھیانک آتش زدگی کو دیکھتے ہُوئے جماعت احمدیہ کے لئے زیبا نہیں۔ کہ آزمودہ کو آزمائے۔ اور نہ اُس کے لئے یہ زیبا ہے۔ کہ قصر مستقبل کی رُوحانی تعمیر کو چھوڑ کر اس سیاست میں لگ جائے۔ جس کے پیچھے لاکھوں لگے۔ اور لاکھوں ہیزمِ جہنم بنے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارا زاویۂ نگاہ موجودہ زمانہ کے سیاسی زاویۂ نگاہ سے مختلف اور ہٹا ہُوا ہے۔

نوجوانانِ جماعت کی توجہ کیلئے

احمدیت کا منتہائے مقصود بہت ارفع ہے۔ ہمارے فرائض نہایت بلند وبالا ہیں۔ ہم نے گم گشتگانِ راہ کو حقیقی توحید کے انوار سے منور کرنا ہے اور شیطان کے پنجوں سے انہیں چھڑا کر خدا سے ان کا رابطہ محبت جوڑنا ہے۔ ہم نے ضلالت کو مٹا کر دُنیا کو شاہراہِ ترقی پر گامزن کرنا ہے۔ الغرض جماعت احمدیہ نے احیائے اسلام کے بلند پایہ کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ اس مہتم بالشان مقصد کی سرانجام دہی کے لئے یقیناً نہایت ہی عظیم الشان لگاتار۔ اور پیہم قربانیوں کی ضرورت ہے۔ مگر ہماری مساعی اور قربانیاں اسی صورت میں اثر آور اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں۔ جب ہم حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق انہیں سرانجام دیں۔ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ احباب جماعت ایک نظام میں منسلک ہو کر احمدیت کے مقاصد کو پُورا کرنے کے لئے کوشاں ہوں حضور نے اسی سلسلہ میں نوجوانوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ قائم فرمائی۔ تاکہ وہ اس میں شمولیت اختیار کر کے ایسی تربیت حاصل کر سکیں۔ کہ وہ احمدیت کے صحیح خدام بن سکیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:-

"مجلس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے اور میں امید کرتا ہُوں۔ کہ لوگ زیادہ سے زیادہ اس فوج میں داخل ہوں گے۔ اور اپنی عملی جدوجہد سے ثابت کر دیں گے۔ کہ انہوں نے اپنے فرائض کو سمجھا ہوا ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء) لیکن میں تمام ایسے احباب سے جو ۱۵ سے ۴۰ سال تک کی عمر کے ہیں اور ابھی مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل نہیں ہوئے پُر زور اپیل

دینی و اخلاقی لحاظ سے جماعت احمدیہ کو اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیے

ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف
وہ بلاتے ہیں کہ ہو جائیں نہاں ہم زیرِ غار
(حضرت مسیح موعود)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ۷۲ فرقے ہو گئے تھے۔ مگر میری امت کے ۷۳ فرقے ہو جائیں گے۔ ان میں صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ باقی سب ناری ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ناجی فرقہ کونسا ہوگا۔ فرمایا ما انا علیہ و اصحابی۔ کہ وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ عمل کرنے والا فرقہ ناجی ہوگا۔ موجودہ وقت میں سب فرقے اپنے آپ کو ناجی بتاتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ ناجی صرف مونہہ سے کہنے سے کوئی نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ اعمال اور اخلاق اپنے اندر پیدا نہ کرے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ میں پائے جاتے تھے۔

قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ سورہ فتح میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھی مخالفین کے مقابلہ میں بہت شدید ہیں۔ لیکن آپس میں بہت رحیم وکریم اور باہمی مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ شدید کے عربی زبان میں جہاں یہ معنی ہیں۔ کہ وہ جو دشمن پر بھاری ہو۔ وہاں یہ معنی بھی ہیں۔ کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے لیکن ان کا اثر قبول نہ کرے۔ یعنی صحابہ اپنی نیکی تقوےٰ وطہارت پاکیزگی اور اعلےٰ درجہ کے اخلاق کا غیروں پر اثر ڈالتے تھے۔ مگر غیروں کی ضلالت وگمراہی فسق وفجور اور بداخلاقی کا اپنے پر اثر قبول نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ وہ دشمن پر بھاری اور غالب تھے۔ کیونکہ خدا کی مدد ان کے ساتھ تھی۔

مسلم کی روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کی مردم شماری کی۔ صحابہ نے اس خیال سے کہ شائد ہماری تھوڑی تعداد کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال ہے۔ کہ کوئی قوم یا جتھہ ایسا ہے۔ جو ہم پر غالب آسکتا ہے۔ عرض کیا اتخاف علینا ونحن ما بین ستمائۃ او سبعمائۃ کہ کیا حضور ہم پر ڈرتے ہیں۔ حالانکہ ہماری تعداد چھ اور سات سو کے درمیان ہے۔ یعنی اس تعداد کے ہوتے ہوئے ہم پر کوئی غالب نہیں آسکتا یہ روایت بتاتی ہے۔ کہ صحابہ کو اپنے ایمان اور عرفان کی وجہ سے باوجود تھوڑی تعداد کے کبھی اپنی مغلوبیت کا خیال تک نہ آتا تھا۔ اور یہ باتیں صرف کہنے کی نہ تھیں۔ بلکہ انہوں نے اپنے عمل سے ایسا کرکے دکھا دیا۔ چنانچہ جہاد کے میدانوں میں جس شجاعت اور بہادری سے صحابہ نے دشمن کا مقابلہ کیا اور فتوحات حاصل کیں۔ اس کا ثبوت تاریخ اسلام کا ورق ورق پیش کرتا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت کہ صحابہ کرام میں تاثیری قوت نمایاں طور پر پائی جاتی تھی۔ اس بات سے ملتا ہے۔ کہ صلح حدیبیہ میں جو شرائط آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخالفین کی طرف قبول فرمالیں۔ ان میں سے ایک شرط یہ تھی۔ کہ اگر کوئی مکہ سے مسلمان ہوکر مدینہ جائے گا۔ تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مرتد ہوکر مکہ جائے گا تو اسے کفار مکہ واپس نہیں کرینگے بظاہر یہ شرط مسلمانوں کی کمزوری پر دلالت کرتی تھی۔ اور بعض جلیل القدر صحابہ نے یہی خیال کیا۔ مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ خیال درست نہیں۔ بلکہ اس شرط کے قبول کرنے میں ہمیں فائدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر مکہ سے کوئی مسلمان ہوکر مدینہ میں آئے گا۔ اور ہم اسے واپس کریں گے۔ تو وہ ہمارا مبلغ ہوگا۔ اور دوسرے لوگوں کو تبلیغ کرکے مسلمان بنائے گا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مرتد ہوکر مکہ واپس جائے گا تو ہم نے کسی مرتد کو مدینہ واپس لاکر کیا کرنا ہے۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کا یہ نمونہ تھا۔ کہ وہ ایسی اعلےٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور اخلاق رکھتے تھے۔ کہ کفار ان کے نمونہ کو دیکھ کر اسلام قبول کرتے تھے۔ اور عملی زندگی اس مقدس گروہ کی یہ تھی۔ کہ خدا کے حضور رکوع و سجود کی حالت میں رہتے تھے۔ اور مقصود یبتغون فضلاً من اللہ و رضوانا تھا۔ یعنی وہ خدا کے آگے سربسجود اس لئے رہتے تھے۔ کہ تا خدا کی رضامندی اور اس کا فضل حاصل ہو۔ خدا تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کے اوصاف بیان کرتا ہوا فرماتا ہے سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود۔ کہ سجدات کے نشانات ان کے چہروں میں نظر آتے تھے۔ اور وہ اس کے ذریعہ سے پہچانے جاتے تھے۔

یہ وہ اعلےٰ نمونہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کا مسلمانوں کے سامنے تھا۔ مگر جب مسلمانوں نے ان اوصاف کو اپنے اندر پیدا نہ کیا۔ تو ان کی اخلاقی حالت خراب ہوگئی۔ ظاہر ہے۔ کہ اس وقت مسلمانوں کا ہر عمل نہائت درجہ قابل اصلاح ہے۔ ان کا قول ان کا فعل ان کی پوشش اور ان کی وضع قطع غرض ان کی ہر حرکت وسکون غیروں کے تابع ہے۔ اور مسلمان کی صفت جو شدید ہونی چاہیئے تھی۔ یعنی وہ اپنا نیک اثر ڈالتے اور غیروں کا بد اثر قبول نہ کرتے۔ یہ مفقود نظر آتی ہے۔ اسی طرح مسلمان ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کو تو تیار ہیں۔ مگر ہمدردی اور اخوت اسلامی کا نام ونشان ان میں نہیں پایا جاتا۔ الاماشاءاللہ نماز اور روزہ کی حالت تو اس سے بھی ابتر ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔ جب مسلمانوں کی یہ حالت ہوگئی۔ اور برطبق فرمان نبوی لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس۔ ایمان دنیا سے اٹھ گیا۔ تو خدا نے مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ نئے سرے سے حقیقت ایمان کو پیدا کیا جائے۔ اور آپ کی بعثت کی غرض یہ قرار دی۔

مسلماں را مسلماں باز کردند

پس جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اعتقادی۔ عملی اور اخلاقی حالت میں دوسرے مسلمانوں سے ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہو۔ ان کی تعلیم وتربیت ایسی ہو۔ کہ جس کی نظیر نہ ہو۔ ان کی تبلیغ ایسی ہو۔ جس کا اور کوئی قوم مقابلہ نہ کر سکے۔ ان کا خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایسا ہو کہ جس کی مثال نہ پائی جاتی ہو۔ اور وہ اپنے اندر نیکی تقوےٰ طہارت اور پاکیزگی کی ایسی روح پیدا کریں۔ کہ دوسرے لوگ متاثر ہوں۔ ان کے اندر ایسے اعلےٰ درجہ کے اخلاق ہوں۔ کہ دوسرے لوگ رشک کریں۔ اور ان سے ملنا ایک نعمت خیال کریں۔ ان کی نمازوں میں ایک بیّن امتیاز ہو۔ ان کے قول اور فعل اور ان کی ہر حالت وسکون میں ایک اعلےٰ نمونہ پایا جاتا ہو۔ جب انہیں کوئی شخص دیکھے۔ تو اسے بتانے کی ضرورت نہ پڑے کہ میں کون ہوں۔ بلکہ حسب ارشاد سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود۔ ان کے چہرے بتا دیں۔ کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔ اگر یہ صورت پیدا ہو جائے۔ اور پیدا ہونی چاہیئے۔ تو یقیناً تھوڑے ہی عرصہ میں ایک بڑا انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نمایاں کامیابی مل سکتی ہے۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

دارالشکر کمیٹی کا اعلان

مورخہ ۲۲/۳/۴۲ کو دارالشکر کمیٹی کے دو قرعے ڈالے گئے۔ پہلا قرعہ مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سرائے سدھو اور دوسرا قرعہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب چغتائی جمشید پور کا نکلا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ ہر دو اصحاب بموجب قواعد روپیہ لے سکتے ہیں۔ اور جن اصحاب کے ذمہ بقایا ہے وہ بھی جلد ادا فرمائیں۔ تاکہ آئندہ قرعہ میں ان کا نام بھی آجائے۔

خاکسار محمد الدین سیکرٹری

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان جس کے لئے مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے ۱۱۸ سے ۱۷۶ صفحات بطور نصاب مقرر ہیں۔ ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء کو انشاء اللہ ہوگا زعماء اور قواد اطفال احمدیہ کو ابھی سے تیاری شروع کرا دیں۔ نیز امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کے نام معہ ولدیت [illegible]

کلکتہ اور مضافات میں تبلیغ احمدیت

سیکرٹری صاحب تبلیغ کلکتہ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ کلکتہ زیر انتظام آکٹرلونی مونومنٹ کے پاس ۱۵ فروری ۱۹۴۲ء کو پانچ بجے شام جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی غیر معمولی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب احمدی مبلغ نے "جنگ کے بعد دنیا کی نئی تعمیر" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے کہا جہاں گزشتہ انبیا مختلف زمانوں میں مختلف قوموں کی ضروریات کے پیش نظر مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض یہ تھی کہ تمام بنی نوع انسان کو ایک خدا کے جھنڈے تلے جمع کر کے انہیں عالمگیر اخوت کی مضبوط لڑی میں پرو دیا جائے۔ تاکہ باہمی منافرت و مخاصمت کو جس نے دنیا کو مختلف جماعتوں کا جنگی اکھاڑہ بنا رکھا ہے ہمیشہ کے لئے دور کیا جائے اور "خدا کی حکومت اور سنہری زمانہ" جس کی گزشتہ انبیاء علی الخصوص حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی۔ جاری کیا جائے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ آج دنیا اپنے اغراض و مقاصد کی پیش رفت کے لئے کئی "ازم" کی پجاری ہے۔ مثلاً نیشنل ازم۔ سوشل ازم۔ بالشوزم وغیرہ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ انہوں نے ایسے اقتصادی سیاسی اور نسلی اصول وضع کر لئے ہیں۔ جو آج عالمگیر جنگ کی شکل میں دنیا کے اندر تباہی مچا رہے ہیں۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے کہا۔ ایک خدا کی پرستش۔ نسلی یکسانیت۔ اقتصادی انصاف کے متعلق صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تعلیم ہی اس آشوب زدہ دنیا میں امن قائم کر سکتی ہے۔ تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی۔ سامعین میں احمدیوں کے علاوہ سینکڑوں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب بھی موجود تھے۔

اس سلسلہ کی دوسری تقریر ۲۲ فروری کو اسی جگہ ہوئی۔ مقرر نے باہمی امتیازات کو دور کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ اسلام اس چیز کو تسلیم نہیں کرتا۔ اسلام میں عزت کی بنا تقویٰ پر رکھی گئی ہے نہ کہ پیدائش اور نسل پر۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ آج دنیا کے مفکر اور سیاست دان آنے والے انتظام میں ایک "عالمگیر فیڈرل سٹیٹ" کی ضرورت پر زور دے رہے ہیں۔ لیکن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل اس ضرورت کو محسوس کر لیا تھا۔ اور دنیا کو دعوت دی تھی۔ کہ وہ ایک خدا۔ ایک نبی اور ایک نظام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اگر بنی نوع انسان ایک ریگستان سے اٹھنے والی اس آواز پر لبیک کہتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش فرمودہ فیڈریشن کو جامۂ عمل پہناتے تو تاریکی کی وہ طاقتیں جو آج دنیا میں آزادانہ اُدھم مچا رہی ہیں۔ اپنے مناسب حال مقامات پر مقید رہتیں۔ اور دنیا اتلاف جان و مال۔ اور کشت و خون کے اس سیلاب سے جو اس وقت بہ رہا ہے بچ جاتی۔ یہ تقریر بھی ایک گھنٹہ جاری رہی۔ اور سامعین پر اس کا گہرا اثر ہوا۔

مولوی ظل الرحمٰن صاحب کی عدم موجودگی میں جبکہ وہ مختلف بنگال کی احمدی جماعتوں کے اجلاسوں میں تقریر کرنے کے لئے برہمن بڑیہ گئے ہوئے تھے۔ اس سلسلہ کی تیسری تقریر کلکتہ میدان میں یکم مارچ کو ساڑھے پانچ بجے شام مولوی دولت احمد خاں صاحب خادم بی۔ ایل نے کی۔ آپ نے کہا اس وقت بعض سیاسی فلاسفروں کی طرف جنگ کے بعد سوسائٹی کی تعمیر نو کے متعلق جس نظام نو کی سکیم پیش کی جا رہی ہے۔ یہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس میں مذاہب کے امتزاج کا اصول جسے اسلام نے پیش کیا ہے نہ رکھا جائے۔ قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہ ہے۔ "ہم کسی نبی کے متعلق امتیاز نہیں کرتے۔" "یقیناً ہم نے ہر قوم کے لئے نبی بھیجا۔ جس نے اس سے کہا خدا کی عبادت کرو۔ اور بتوں کو نہ پوجو" اسلام ہمیں ہر نبی اوتار رشی اور رشی مثلاً حضرت رام۔ حضرت کرشن۔ حضرت بدھ۔ حضرت کنفوشس۔ حضرت زرتشت پر ایمان لانے کی اسی قدر تاکید کرتا ہے جس قدر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ یہ وہ تعلیم ہے۔ جو مختلف مذاہب کے پیروؤں میں روحانی اتحاد و مواخات کی وہ روح پھونک دیتی ہے۔ جس سے مذہبی معاملات میں برتری و تفوق کا خیال جو یہودیوں۔ عیسائیوں۔ اور آریہ سماجیوں میں پایا جاتا ہے۔ زائل ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ صرف وہی لوگ ہیں جن کو وحی کے رنگ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہدایت نصیب ہوئی۔ باقی ساری دنیا اس قدوس اور عظیم ہستی کی نوازشات سے محروم ہے۔ آپ نے کہا جب تک اس خیال کی بیخ کنی نہیں کی جاتی۔ مذاہب کے درمیان امن قائم ہی نہیں ہو سکتا تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ صرف اسلام ہی کی تعلیم ہے۔ جو اس اصول کو دنیا میں قائم کر سکتی ہے۔ لہٰذا "عالمگیر فیڈریشن" کی سکیم تیار کرنے والوں کو یہ بات مدنظر رکھنی ہوگی۔ یہ تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی سامعین کئی سو کی تعداد میں تھے۔ ان پر تقریر کا گہرا اثر ہوا۔ امیر جماعت احمدیہ کلکتہ اور جماعت کے دوسرے دوست بھی موجود تھے۔

احمدی احباب کے ایک عام اجلاس میں۔ جو دارالتبلیغ ۲ ولنگٹن سکوئر میں امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مرکز کے زیر ہدایت یوم سیرت النبی منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اس کے لئے بجٹ تجویز کیا گیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ حفیظ محمد صاحب اور راقم الحروف نے رسل سٹریٹ میں وائی ایم۔ سی۔ اے کے سیکرٹری سے ملاقات کی۔ اور اسے سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ ایک مسٹر نوکس سے بھی ملاقات کی گئی۔ جو "مسیح کی آمد ثانی" کے متعلق سلسلہ لیکچر دے رہا تھا چنانچہ ۱۵ فروری بروز اتوار مولوی ظل الرحمٰن صاحب۔ مولوی ایم۔ اے حفیظ صاحب اور محمد صاحب خاص طور پر ملاقات کے لئے گئے۔ اور ان سے دریافت کیا۔ کہ اس نے اپنی اس تھیوری کو کس طرح ترقی دی یہ ملاقات بہت دلچسپ رہی۔

احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہماری تبلیغی مساعی کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

دولت احمد خاں خادم

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ انجمن احمدیہ کلکتہ

مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں مزید انعام کی رقم

جناب عبداللہ بھائی سیٹھ الہ دین صاحب نے گیارہ ہزار روپیہ کی رقم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو مؤکد بعذاب حلف اٹھانے اور اس کا نتیجہ ان کے حق میں نکلنے پر پیش کی ہے۔ اس کے بعد بعض اور اصحاب نے مزید رقوم جناب مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ چونکہ یہ طریق فیصلہ جو محترم سیٹھ صاحب نے پیش کیا ہے نہایت اعلےٰ اور موزون ہے۔ اس لئے یہ عاجز بھی جناب مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ کہ وہ اس طریق فیصلہ پر ضرور عمل کر کے خلق خدا کو گمراہ ہونے سے بچائیں۔ اور ایک رقم کثیر حاصل کریں۔ یہ عاجز بھی اپنی طرف سے مبلغ بارہ صد روپیہ (۱۲۰۰) کی ایزادی کرتا ہے۔ بہ تفصیل ذیل دو صد روپیہ مجوزہ حلف اٹھانے کے وقت اور ایک ہزار روپیہ نتیجہ حلف مولوی صاحب کے حق میں اور ہمارے خلاف نکلنے پر دیا جائیگا۔

کیا ہم امید رکھیں کہ جناب مولوی صاحب یہ آسمانی فیصلہ کا طریق اختیار کر کے ناواقف بندگان خدا کو راہ حق پانے کی راہنمائی کریں گے۔ اور خود ایک رقم کثیر پا کر ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق ہوں گے اگر مولوی صاحب چاہیں تو میں ان کی تسلی کیلئے اپنی طرف سے پیش کردہ رقم پہلے بینک میں جمع کرانے کے لئے تیار ہوں۔ جناب مولوی صاحب اگر آپ سچے دل سے اپنے پیش کردہ عقائد کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ تو آپکو یہ حلف اٹھانے میں کسی قسم کا عذر نہیں ہونا چاہئیے۔ حلف کا ماحصل صرف یہی ہے کہ یہ جو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب اپنے آپکو آیت استخلاف کے رو سے خلیفہ قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے منکرین و مکذبین کو کافر قرار دیتے ہیں میرے نزدیک یہ سب عقائد سراسر غلط اور نعوذ باللہ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں۔ اس لئے جناب مرزا صاحب موصوف سلسلہ احمدیہ کے واجب الاطاعت امام نہیں ہو سکتے۔ اور یہ کہ میرے ہی عقائد صحیح اور درست ہیں۔ اور اگر میرے عقائد خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹے اور خلاف تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر مطلق خدا مجھ پر ایک سال کے اندر موت کا یا کوئی اور عبرتناک عذاب نازل فرما۔ خاکسار [illegible]

[illegible] پرنٹر پبلشر [illegible] الفضل قادیان

چینی مسلمان!

چین میں مسلمانوں کی کل آبادی پانچ کروڑ ہے۔ اور وہ ملک کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کی اکثریت مغربی اضلاع یعنی سکانگ۔ سچون۔ کانسو اور یونان میں پائی جاتی ہے۔ جنوب میں فوکیاں میں مسلمان پائے جاتے ہیں۔ اور ہوپی میں بھی اسلامی مراکز موجود ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پیکن کے جنوب کی طرف بعض شہروں میں مسلمانوں کی آبادی کل آبادی کے ⅓ حصہ کے برابر ہے۔ یہ امر دلچسپی کا باعث ہے۔ کہ ایک چھوٹے سے تبتی قبیلہ نے نہایت شوق سے اسلام قبول کیا

چین میں مسلمانوں کی آمد پر تاریخی لحاظ سے پردہ پڑا ہوا ہے۔ تاہم اس ضمن میں بعض ایسے قیاسات ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ جن کی بعد کی تحقیقات سے تصدیق ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامی اثر و نفوذ کی رو شمالی افغانستان اور ترکستان کی طرف سے آئی۔ چودھویں اور سترھویں صدی کے درمیان چین میں خاندان منگ حکمران تھا۔ اس خاندان کے بادشاہوں کی یہ معین پالیسی تھی۔ کہ ترکستانی مسلمانوں کو شمال مغربی چین میں بسنے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ لیکن اس سے قبل بھی مسلمانوں کا چین میں آنا ثابت ہے۔ چنانچہ ساتویں صدی سے تیرھویں صدی تک شنگ اور سُنگ خاندان کے زمانۂ اقتدار میں عربوں کی نوآبادیاں چکیانگ اور فوکیاں کے کناروں پر قائم ہو چکی تھیں۔ دریائے زرد پر واقع ایک صوبہ چنگائی میں سالار نام مسلمانوں کا ایک قبیلہ ہے۔ جو تین سو سال قبل سمرقند سے آیا۔ اور اس نے اسوقت تک اپنے اس پرانے تعلق کو بڑی سرگرمی اور احتیاط سے قائم رکھا ہے۔

چینی حکمرانوں کی یہ پالیسی رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اپنی شریعت کے مطابق فیصلہ جات کرنے کی اجازت دے۔ اور اگر یہ صورت پیش آجائے۔ کہ فریقین مقدمہ مسلم و غیر مسلم ہوں اور مدعا علیہ فریق مسلمان ہو۔ تو اس صورت میں یہ عمل تھا۔ کہ اسلامی شریعت کو نافذ کیا جائے۔ چین کی موجودہ جمہوری حکومت نے بھی یہی طریق عمل اختیار کر رکھا ہے اور اس نے ہمیشہ ان تمدنی اور معاشرتی اصول کا احترام کیا ہے جو مذہب اسلام کا جزو لاینفک ہیں۔

مسلمان کئی ایک جماعتوں میں منقسم ہیں۔ ہر جماعت کا مرکز ایک مقدس شہر یا مسجد ہے۔ اس قسم کا مشہور مرکز ہوچو ہے۔ پہلے وقتوں میں یہ طریق عمل تھا۔ کہ تمام امام ہوچو میں ٹریننگ حاصل کریں۔ اس کے نتیجہ میں ہوچو کو سیاسی اہمیت بھی حاصل ہو گئی تھی۔ لیکن کچھ عرصہ سے شہر سننگ اماموں کی ٹریننگ کا مرکز بن رہا ہے۔ اور ہوچو اپنی پہلی امتیازی حیثیت کھو رہا ہے۔

دوسرے مراکز کیفنگ (ہونان) ہیچانگ (مشرقی کانو) اور کمنگ (یونان) ہیں۔ تقریباً تمام مسلمان سُنّی ہیں۔ صرف ایک چھوٹا سا فرقہ جس کا نام جہریہ ہے صوفی خیالات کا مؤید ہے نوجوان مسلمانوں کا ایک طبقہ احمدیہ جماعت سے گہری دلچسپی لے رہا ہے اور تبلیغی سرگرمیوں میں کافی کامیاب طور پر مصروف ہے۔

مسلمانوں کی نئی پود نیکوکار مسلمان ثابت ہو رہی ہے۔ یہ طبقہ جنرل چیانگ کائی شک کے نہایت پرجوش حامیوں میں سے ہے۔ انہوں نے ایک لیگ قائم کر رکھی ہے جس کا نام چینی مسلمانوں کی نیشنل ایسوسی ایشن ہے۔ انہوں نے پیکنگ میں ایک نارمل سکول کھول رکھا ہے۔ جس میں نوجوانوں کی ایسی رنگ میں تربیت کی جا رہی ہے۔ کہ آج کے نونہال کل کے عملی رہنما ثابت ہو سکیں۔

سنگھائی۔ کانسو اور ننگسیا میں مسلمانوں کی اسّی ہزار فوج موجود ہے۔ بہادروں کی اس عظیم الشان جماعت نے مالوفنگ کی زیر کمان دشمن کو کئی ایک شکستیں دی ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ چین کے جنرل سٹاف (فوجی محکمہ) کا ڈپٹی چیف جرنیل ہائی چنگ سی مسلمان ہے جو چین کے محبوب قومی لیڈر جنرل چیانگ کائی شک کے خاص معتمد علیہ لوگوں میں سے ہے۔ وہ ما قبیلہ کا مسلمان ہے۔ یہ قبیلہ آزاد چین کی افواج کے سرگرم حامیوں میں سے ہے۔

عظیم الشان برما روڈ کی تیاری میں حصہ لینے والے مزدوروں کا بڑا حصہ مسلمانوں پر ہی مشتمل تھا۔

چین اور مکہ مکرمہ کے درمیان تعلقات ہمیشہ روحانی رشتہ کی استواری کا موجب رہے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے۔ کہ حکومت ہند نے چینیوں کی ایک تعداد کو مکہ مکرمہ پہنچانے میں مدد دی۔ اور اس وقت تک کہ چینی نائب قونصل مقیم جدّہ نے ان کا چارج لیا ان کا ہر طرح سے خیال رکھا۔

چین اور عراق کے درمیان معاہدۂ مودت قائم کرنے کے لئے ترکی کے چینی وزیر ڈاکٹر چانگ کی بغداد میں آمد اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ چین مشرق وسطیٰ کے ممالک سے محبت و مودت قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور اس تعلق کو تسلیم کرتا ہے۔ جو بارہ سو سال سے چین اور اسلامی ممالک کے درمیان چلا آ رہا ہے۔ ملایا اور ایسٹ انڈیز میں مسلمانوں کے موجودہ مصائب و آلام چینی اور اسلامی ممالک کے رشتہ کو اور زیادہ مضبوط بنانے کا موجب ہیں۔

(سول ۳۰ ؍ مارچ)

بقایا دار موصیوں کو ضروری اطلاع

مندرجہ ذیل اصحاب کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ہے کہ ایسے اصحاب کی وصایا منسوخ کر دی جائیں۔ اس فہرست میں ایسے اصحاب کے نام بھی درج ہیں جنہوں نے قسط مقرر کر کے یا معین عرصہ کی مہلت لے کر پھر بھی اس کے مطابق بقایا ادا نہیں کیا۔ اس لئے ایسے اصحاب کو بذریعہ اخبار نوٹس دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا بقایا ایک ماہ کے اندر اندر ادا فرمائیں۔ ورنہ ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی۔ پھر ان کو افسوس نہ ہو۔ اگر وصیت بقایا کی وجہ سے منسوخ ہو جائے۔ تو ایسے موصی کے متعلق حکم ہے۔ کہ اس سے کوئی چندہ وصول نہ کیا جاوے۔ اس اعلان سے یہ بھی غرض مدنظر ہے کہ ایسے اصحاب کے عزیز و اقارب اور ان کے دوست ان کو سمجھا سکیں۔ اور بقایا کی ادائیگی کے لئے انکو متوجہ کر سکیں۔

مولوی دوست محمد صاحب وصیت ۲۰۹۶ ۔ خلیفہ ناصر الدین صاحب ۴۷۷۲ ۔ چوہدری رحمت اللہ صاحب ۵۴۸۴ ۔ شیخ محمد محبوب صاحب ۵۴۸۸ ۔ شیخ محمد شریف صاحب ۵۳۵۲ ۔ شیخ محمد رشید صاحب ۵۳۶۲ ۔ شیخ محمد شریف صاحب ۵۳۷۱ ۔ سید مبشر الدین احمد صاحب ۵۴۰۰ ۔ میاں صوبہ خان صاحب ۵۴۱۶ ۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب ۵۴۴۸ ۔ نیاز محمد خانصاحب ۵۴۴۹ ۔ چودھری غلام مصطفیٰ صاحب ۵۴۸۷ ۔ سید تجمل حسین صاحب ۵۵۰۱ ۔ شیخ فضل حق صاحب ۵۵۱۰ ۔ چودھری برکت علی صاحب ۵۵۱۲ ۔ سید احمد شاہ صاحب ۵۵۶۴ ۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب ۵۵۹۵ ۔ حکیم عزیز الدین صاحب ۵۶۶۹ ۔ حوالدار محمد عیسیٰ خان صاحب ۵۶۷۲ ۔ چودھری عزیز الدین صاحب ۵۶۷۷ ۔ بابو محمد شفیع صاحب ۳۷۷۸

الفضل کا خطبہ نمبر صرف ڈیڑھ روپے میں

مستحق اصحاب فوری توجہ فرمائیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخیر بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ "الفضل" کے خطبہ نمبر کے ایک سو پرچوں کی قیمت میں سے ایک روپیہ فی پرچہ کے حساب سے کل رقم اپنی گرہ سے ادا فرمائیں گے۔ بشرطیکہ اس قدر مستحق اصحاب بقیہ ڈیڑھ روپیہ خود ادا کریں۔

پس ہم اس اعلان کے ذریعہ غریب اور مستحق احمدی اصحاب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس زرین موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ڈیڑھ روپیہ پیشگی ارسال کر کے "الفضل" کا خطبہ نمبر ایک سال کیلئے اپنے نام جاری کرالیں۔ یہ رعایت صرف نئے اور مستحق خریداروں کو دی جائے گی۔ رقم اور درخواستیں بنام منیجر الفضل قادیان ارسال کی جائیں

اعلان

محلہ دارالانوار میں متصل کوٹھی چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ ایک قطعہ اراضی جو دو بڑی سڑکوں پر واقع ہے قابل فروخت ہے۔ نیز چند قطعات اور بھی قابل فروخت ہیں قیمت کا فیصلہ مندرجہ ذیل پتہ سے کریں۔

چوہدری حاکم دین دوکاندار قادیان

قادیان دارالامان!

جنگ کے خطرناک حالات کے پیش نظر لوگوں کو خواہش ہوتی ہے کہ اپنے اہل وعیال کسی محفوظ مقام پر پہنچاویں۔ ہمارے لئے کسقدر خوشی کا مقام ہے کہ خداوند تعالیٰ نے قادیان کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہماری بدقسمتی ہوگی اگر ہم فوراً ہی قادیان میں مکان نہ بنادیں۔ اگر آپکو خود فرصت نہیں تو آج ہی "جنرل سروس کمپنی" کی خدمات حاصل کریں۔ جو قادیان میں تعمیرات کے کام کو نہایت ہی خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی ہے۔ اور جسکی سرپرستی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب فرماتے ہیں۔ مکان بنانے سے پہلے اس کمپنی سے مشورہ کرنا آپکو ہر قسم کے نقصانات اور تکالیف سے بچائیگا

المشتہر منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

قابل توجہ اعلان

"الفضل" مورخہ ۱۸ و ۱۹ مارچ میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن کا چندہ "الفضل" ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر چندہ ادا فرمایا جائے۔ یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا جائے۔ جن اصحاب کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں ۸ اپریل ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

فقہ احمدیہ جلد دوم غیر مطبوعہ یا کتاب النکاح معہ فتاوی احمدیہ

ابن آدم بھی آدم ہے دنیا میں اس کا گھر بھی بیوی کے ساتھ بہشت کا نمونہ ہونا چاہیے۔ جو اس کتاب کے مطالعہ سے بنے گا۔ یہ کتاب حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ لکھ کر چھوڑ گئے تھے جس میں نکاح۔ شادی۔ طلاق۔ خلع۔ حقوق وفرائض خاوند بیوی کے متعلق تمام مسائل پر مفصل بحث کی گئی ہے اور اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اولؓ و حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کے ایکسو چار فتوے شامل کر دیئے گئے ہیں۔ جنہوں نے کتاب کی خوبیوں میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔ بیاہ شادی کے موقعہ پر بہو بیٹیوں کو بطور جہیز تحفہ دینے کیلئے بہترین کتاب ہے۔ چار سو درخواستیں آنے پر شائع کی جائیگی۔ حجم ڈیڑھ سو صفحات "انداز"!

المشتہر حکیم محمد عبد اللطیف شہید منشی فاضل۔ ادیب فاضل احمدیہ بازار قادیان پنجاب

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

اکسیر اٹھرا

ادویہ گو اپنی ذات میں اثر ضرور رکھتی ہیں۔ لیکن وہی خدا رسیدہ انسانوں کے روحانی اثر سے بہت زیادہ نافع بن جاتی ہیں۔ بلکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے باخدا انسانوں کے ہاتھوں میں خاک بھی کیمیا کا حکم رکھتی ہے ایسے ہی لوگوں کے متعلق کسی نے کہا۔ کہ ع آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو کون نہیں جانتا۔ آپ ان باکمال شخصیتوں میں سے تھے جنہیں مادر گیتی شاذ ہی پیدا کرتی ہے علم طب کو بجا طور پر فخر ہے کہ اسے اس پایہ کے طبیب نے نوازا۔ اور یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کہ جہاں آپ جسمانی طبابت میں یکتا تھے۔ وہاں روحانی طبیب ہونے کے لحاظ سے بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا اٹھرا کی بیماری کا نسخہ آپ نے خاص الٰہی تصرف کے ماتحت رقم فرمایا۔ چنانچہ ہم نے اس کے فوائد اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کئے اس کا استعمال ہر طبیعت کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ ہم نے حضور کا نسخہ "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے بچپن میں آغوش مادر سے جدا ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے "اکسیر اٹھرا" لاثانی دوا ہے۔ یہ گولیاں محنت کے ساتھ اور عمدہ اور خالص اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ ان میں ایرانی زعفران درجہ اول اور مشک تاتار درجہ اوّل ڈالا جاتا ہے۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس طرح کے اعلےٰ اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر ہرگز کہیں سے نہیں ملیں گی۔ دنیا میں اولاد بڑی نعمت ہے جو لوگ اس سے محروم ہیں۔ انہیں اس دوائی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ مکمل خوراک گیارہ تولے قیمت دس روپے۔ نوٹ:۔ گیارہ تولہ خریدنے والے اصحاب کو "قلب الجز" کی مکمل خوراک مفت دی جائیگی۔

ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی۔ ۳۰ مارچ۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے آل انڈیا ریڈیو دہلی سے ہندوستان کے باشندوں کے نام ایک اپیل براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ آپ ماضی کی طرف سے اپنی پیٹھ موڑ لیں۔ ہماری دوستی اور اعتماد کے ہاتھ کو قبول کریں۔ اور ہمیں ہندوستان کی آزادی اور سیلف گورنمنٹ کو قائم کرنے اور اسے مکمل کرنے کیلئے فی الحال اپنے ساتھ مل کر کام کرنے کی اجازت دیں۔ حکومت برطانیہ کا یہ دلی منشاء ہے کہ ہندوستان کو پوری پوری آزادی مل جائے اور وہ اپنا آئین خود تیار کرنے میں اسی طرح آزاد ہو جس طرح دوسری نوآبادیات آزاد ہیں۔ اسکے علاوہ ہندوستان کا تعلق برطانیہ یا دوسری نوآبادیات سے مساویانہ ہو۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان اپنے بیرونی اور اندرونی معاملات میں پوری طرح سے آزاد ہو۔ چونکہ موجودہ نازک حالات میں اس قسم کا آئین بنانا ہندوستان کے مفاد کے خلاف ہوگا۔ اسلئے اختتام جنگ تک موجودہ آئین ہی نافذ العمل رہے گا۔

نئی دہلی۔ ۳۰ مارچ۔ ۷۷۳ حاجیوں کو لے کر ایک جہاز جدہ سے ہندوستان بخیریت پہنچ گیا ہے۔ اس وقت تک دس ہزار حاجی واپس ہندوستان آچکے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۳۰ مارچ۔ محکمہ جنگ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ باٹان میں جاپانی فوج کے حملہ کو بھاری نقصان پہنچا کر ہٹا دیا گیا ہے، اور اب اس محاذ پر لڑائی بند ہے۔

قاہرہ۔ ۳۰ مارچ۔ مشرق وسطیٰ کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۸ مارچ کی رات کو برطانوی فوج کے ایک دستہ نے رالبا کے مورچوں پر گولہ باری کی۔ ایک اور دستہ نے دشمن کی چالیس گاڑیوں پر حملہ کرکے انہیں نقصان پہنچایا۔ غزالہ اور تیمیمی کے درمیان ہمارے اور دشمن کے دستوں میں کئی جھڑپیں ہوئیں۔

چنگنگ۔ ۳۰ مارچ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چینیوں نے کل جوابی حملے کرکے ٹونگو کے شمال میں نانگیوں اور چانگوں کے کے فضائی اڈوں پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔ ٹونگو کے علاقہ میں اسوقت تک شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ چینیوں نے شہر کے دفاع کے پیش نظر شہر میں مارشل لاء جاری کر دیا ہے۔ برما سے تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت جاپانیوں کے تین کالم معروف عمل ہیں۔ ایک کالم دریائے ایراودی کے مشرقی کنارے کیساتھ اور دوسرا کالم مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ بڑھ رہا ہے۔ تیسرا کالم پروم روڈ پر بڑھ رہا ہے۔ اس تیسرے کالم سے پروم کے جنوب میں ہماری فوج کی مڈبھیڑ ہوگئی۔

لنڈن۔ ۳۰ مارچ۔ رُوس سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مرکزی علاقہ میں رُوسیوں کو مزید کامیابیاں ہوئی ہیں ایک پورا ضلع دشمن سے چھین لیا گیا اور ۲۰ آبادیاں آزاد کرالی گئیں۔ ایک رُوسی ٹینک دستے نے دشمن کے ۴۰ ٹینک برباد کر دیئے اور ایک ہزار جرمن افسر اور سپاہی ہلاک کر دئے۔ کالی نن کے علاقہ میں دشمن کے جوابی حملوں کو ناکام بنا دیا گیا۔ اور ۴۳۰۰ جرمن افسر اور سپاہی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ نیز ۲۵ ٹینک اور ۲۲ طیارے برباد کر دیئے گئے۔

ملبورن۔ ۳۰ مارچ۔ فلپائن کے صدر ایم کوئزن اور اُن کے اہل وعیال ملبورن پہنچ گئے ہیں۔ جنرل اور مسز میکارتھر نے اُن کا استقبال کیا۔ آپ آسٹریلیا کے ایک سرکردہ شہری کے مکان پر ٹھیریں گے۔

لنڈن۔ ۳۰ مارچ۔ کل رات برطانوی طیاروں کی ایک بھاری تعداد نے مغربی بالٹک کی ایک اہم تجارتی بندرگاہ لیوبک پر زبردست حملہ کیا۔ یہ بندرگاہ ناروے فن لینڈ اور شمالی روسی محاذ پر سامان جنگ بھیجنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

نئی دہلی۔ ۳۰ مارچ۔ مسٹر جناح کے خلاف دیوانی دعویٰ کرنیکے علاوہ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے کلکتہ ہائی کورٹ میں مسلم لیگی لیڈروں کے خلاف دس مختلف دعوے دائر کئے ہیں۔ اُن میں سر ناظم الدین اور مسٹر سہروردی اور کئی اخبارات کے ایڈیٹر بھی شامل ہیں۔

لکھنؤ۔ ۳۰ مارچ۔ آج پولیس کو سُنیوں کے ایک ہجوم پر جو عیدگاہ میں جمع ہو گیا تھا۔ گولی چلانی پڑی جس سے ۳ اشخاص ہلاک اور ۵ شدید زخمی ہوئے۔ سنیوں نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی میں جلوس نکالنے کی کوشش کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مشتعل ہجوم نے پولیس اور ڈپٹی کمشنر پر خشت باری کی۔ جس کے نتیجہ میں وہ زخمی ہو گئے۔ مجبوراً پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

واشنگٹن۔ ۳۰ مارچ۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے اعلان کیا ہے کہ بحرالکاہل کی امریکن کونسل کا اجلاس بُدھ کے روز ہوگا۔ جس میں آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ چین۔ رُوس۔ امریکہ اور برطانیہ کے نمایندے شریک ہوں گے۔

نیوگنی۔ ۳۰ مارچ۔ نیوگنی میں بارش کیوجہ سے جل تھل ہو گیا ہے۔ اس لئے جاپانیوں کو بندرگاہ مورسبی کی طرف اپنی پیشقدمی ترک کرکے پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔

کینبرا۔ ۳۰ مارچ۔ پچھلے ہفتہ کے آخر میں نیوگنی اور نیو برٹن پر ہوائی لڑائیوں میں جاپانیوں کے کم از کم ۴۸ بمبار اور شکاری طیارے تباہ ہوئے۔

لنڈن۔ ۳۰ مارچ۔ اس خبر کی صحت کہ مسٹر سبھاش چندر بوس ٹوکیو جاتے ہوئے ایک طیارہ کے حادثہ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب مشکوک سمجھی جاتی ہے۔ جاپان سے طیارہ کے حادثہ کے متعلق اولین اطلاع میں مسٹر بوس کا کوئی ذکر نہ تھا۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ آپ اسوقت برلن میں ہیں۔

لنڈن۔ ۳۱ مارچ۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ ٹونگو میں ابھی تک لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن کے سخت دباؤ کے باوجود چینی فوجیں شہر کے فوجی حلقہ میں اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔

چٹاگانگ۔ ۳۰ مارچ۔ کل اور آج ۱۵ ہزار پناہ گزین برما سے یہاں پہنچے۔ مزید پناہ گزین ابھی تک آرہے ہیں۔ حکومت ان کو ہر طرح سہولتیں مہیا کر رہی ہے۔

سڈنی۔ ۳۰ مارچ۔ آسٹریلیا کی ایئر فورس ہائی کمان نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اتحادیوں کی فضائی فوجوں کو کمک دینے کے لئے برابر امریکی بمبار ہوائی جہازوں کو آسٹریلیا بھیج رہا ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ مارچ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اپریل ۱۹۴۲ء میں جب جنرل ویول مشرق وسطیٰ میں برطانوی کمانڈر انچیف تھے تو آپکے ہوائی جہاز کو حادثہ پیش آیا جس سے وہ جرمن مقبوضہ علاقہ میں گر پڑا۔ ۴۸ گھنٹے تک جنرل ویول کا کچھ پتہ نہ لگا۔ لیکن جرمنوں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا۔ جب آپکا ہوائی جہاز ٹھیک ہو گیا تو آپ سلامتی سے اپنے ہیڈکوارٹر میں پہنچ گئے۔

لنڈن۔ ۳۰ مارچ۔ معلوم ہوتا ہے، برطانوی اور امریکن اخبار نویس ہندوستان کے متعلق برطانوی تجاویز سے مطمئن ہیں۔

لنڈن۔ ۳۰ مارچ۔ آسٹریلیا سے جو اطلاعات یہاں پہنچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے جاپانیوں کے ۱/۲ ۸ گشتی جہاز تباہ و برباد کئے جا چکے ہیں۔ اسکے علاوہ برطانوی طیاروں نے ارد گرد کے ٹاپوؤں پر جو حملے کئے۔ ان میں جاپان کے تمام بمبار اور شکاری ہوائی جہازوں کو تباہ کر دیا گیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس، قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی